مولانا فاروق الرحمن یزدانی
مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

سازش اور سازشی

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم. واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جاء ھم نذیر لیکونن اھدی من احدی الامم فلما جاء ھم نذیر مازادھم الا نفورا. استکبارا فی الارض ومکرا السیئی ولا یحیق المکر السیء الا باھلہ فھل ینظرون الا سنت الاولین فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا ولن تجد لسنت اللہ تحویلا (فاطر:۴۲،۴۳)

اور یہ کافر (پیغمبر کے آنے سے پہلے) تو بڑے زور کی قسمیں کھایا کرتے تھے کہ ان کے پاس (خدا کی طرف سے) کوئی ڈرانے والا پیغمبر آیا تو وہ کوئی سی بھی امت ہو اس سے بڑھ چڑھ کر سیدھی راہ پر چلیں گے پھر جب ڈرانے والا (پیغمبر) ان کے پاس آن پہنچا تو اور نفرت ان کی بڑھ گئی لگے زمین میں شیخی مارنے اور برے برے فریب کرنے اور (یہ نہیں جانتے) برا فریب فریب کرنے والے پر ہی لوٹ جاتا ہے۔ پھر اب وہ (اللہ کے) اس برتاؤ کے منتظر ہیں جو اگلے کافروں کے ساتھ ہوتا رہا۔ (عذاب اترا) تو (اے پیغمبر ﷺ) اللہ کا برتاؤ (طریقہ، قانون، قاعدہ) آپ ہرگز بدلتا ہوا نہ پائیں گے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کا طریقہ (برتاؤ) ٹلتا ہوا پائیں گے۔

اس جہان میں ہر آدمی دوسرے کیلئے یا تو اچھے جذبات رکھتا ہوگا۔ اس سے خیر خواہی ہوگی۔ اسے پھلتا پھولتا اور ترقی کرتا ہوا دیکھ کر خوش ہوگا اور یا پھر وہ اس کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں دیکھ کر جل بھن جائیگا۔ اب اگر وہ کسی دوسرے پر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا نزول برداشت نہیں کر سکتا تو پھر اگر اسے طاقت ہے تو کوئی نہ کوئی سازش کریگا کہ جس کی وجہ سے وہ اس نعمت سے محروم ہو جائے۔ یا کم از کم آرام وسکون سے اس نعمت سے فائدہ نہ اٹھا سکے تو اسے عرف عام میں سازش کہا جائے گا اور جو شخص بھی کسی دوسرے کے بارے میں کوئی ایسی سازش تیار کریگا تو اللہ تعالیٰ کا قانون اور فیصلہ ہے کہ وہ سازش کرنے والا خود ہی اس بری سازش کا شکار ہو جائیگا اگر اس دنیا میں وہی وبال اس پر نہیں آئیگا تو قیامت کے دن یقینا اللہ تعالیٰ کے عذاب کا شکار ہوگا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا میں ہی وہ اس سازش کا شکار ہو جائے جیسا کہ ایک فارسی ضرب المثل مشہور ہے، چاہ کن را چاہ درپیش، کہ جو کسی دوسرے کیلئے گڑھا کھودتا ہے وہ خود ہی اس میں گرتا ہے۔

ایک دفعہ ابو جہل نے رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کا پروگرام اس طرح ترتیب دیا کہ آپ کے راستے میں بہت بڑا گڑھا کھدوا کر اس پر چادر ڈال دی کہ آپ رات کے اندھیرے میں مسجد میں آئیں گے تو اس میں گر جائیں گے اور قریبی مکانوں پر کچھ لوگوں کو پتھر دے کر بٹھا دیا کہ جب ہی آپ ﷺ کے گرنے کی آواز آئے اوپر سے یہ پتھر برسا دینا اور یہ بھی خیال رکھنا کہ وہ (محمد ﷺ) جب پتھر برس رہے ہوں گے تو آوازیں دے گا کہ میں تمہارا سردار ابو جہل ہوں مگر آپ نے اس کی کوئی بات نہیں سننی۔ اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ صبح جب رسول اللہ ﷺ منہ اندھیرے بیت اللہ طرف تشریف لائے تو اللہ کے حکم سے جبریل علیہ السلام نے اٹھا کر آپ کو اس گڑھے سے پار اتار دیا مگر اس کے بعد جب روشنی پھیلی تو ابو جہل یہ خیال کر کے کہ محمد ﷺ قتل ہو چکے ہوں گے یا ابھی ان پر پتھر برس رہے ہونگے میں جا کر نظارہ کرتا ہوں اس گڑھے کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بھلا دیا کہ یہاں میں نے گڑھا بھی کھدوایا تھا اور چلتے چلتے اس گڑھے میں گر گیا اب جن کی ڈیوٹی تھی انہوں نے پتھر برسانا شروع کر دیئے تو یہ شور مچا رہا ہے کہ میں تمہارا سردار ابو جہل ہوں مگر وہ کہتے ہیں کہ ہاں اب تو نے یہی کہنا ہے یہ تو ہمیں رات کو ہی بتا دیا گیا کہ جب مار پڑے گی تو تم جان بچانے کیلئے یہی طریقہ اختیار کرو گے۔

برادران اسلام!! غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی کس قدر حق ہے کہ جو کسی دوسرے کیلئے برا منصوبہ، بری سازش تیار کرتا ہے وہ خود ہی اس کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم کسی دوسرے کے متعلق ایسا پروگرام، منصوبہ اور سازش گھڑنے سے بچیں جس سے اس کا کسی قسم کا نقصان ہونے کا خدشہ ہو تا کہ ہم خود اس نقصان سے بچ سکیں ورنہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا ہے کہ میرا فیصلہ نہ تو تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی ٹلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دنیا و آخرت کے نقصان سے محفوظ فرمائے آمین ثم آمین۔

خیر خواهی

عن تمیم الداری ان النبی ﷺ قال الدین النصیحة قلنا لمن قال للہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتھم (مسلم ۔ ۵۴/۱، کتاب الایمان ، باب بیان ان الدین النصیحة)

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں بے شک رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، دین نصیحت (خیر خواہی) کا نام ہے ہم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ کس کی خیر خواہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کی کتاب اللہ کے رسول ﷺ مسلمانوں کے امام (علماء، امراء) اور عام مسلمانوں کیلئے۔

اسلام ایک ہمہ گیر مذہب ہے جسمیں ہر کسی کے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ انہی میں سے ہر مسلمان کیلئے دوسرے مسلمان کی خیر خواہی بھی ہے اور اس کی اتنی اہمیت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاں نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے کی بیعت لیتے تھے وہاں آپ ﷺ نے ہم سے عام مسلمانوں سے خیر خواہی کرنے پر بھی بیعت لی۔ خود رسول اللہ ﷺ نے اسی خیر خواہی کو دین قرار دیا ہے تبھی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان اقدس سے ارشاد فرمایا کہ جو شخص بھی کسی دوسرے کی خیر خواہی کرنے کی بجائے، اسے تکلیف دیتا ہے خواہ ہاتھ سے ہو یا زبان سے وہ مسلمان نہیں ہو سکتا۔

اس لئے ہم سب کو چاہئے کہ ہم اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے خیر خواہی کے نہ صرف کہ جذبات رکھیں بلکہ ہر موقعہ پر دوسروں کی خیر خواہی کریں اگر کوئی شرک وبدعت والا عقیدہ رکھتا ہے۔ تو اس سے خیر خواہی کرتے ہوئے اس کی اصلاح کریں تا کہ وہ آخرت کے دن والے دائمی عذاب سے بچ سکے۔ اگر کوئی گناہ کا کام کر رہا ہے تو اس کو سمجھائیں گناہوں کے نقصانات سے آگاہ کریں تا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا کا مستحق نہ ٹھہرے۔ اسی طرح اگر کوئی بھائی دنیاداری کے کسی معاملہ میں غلطی کر رہا ہے کہ جس کی وجہ سے دنیاوی لحاظ سے اس کا نقصان ہو سکتا ہے تو یہ ہرگز نہ سوچئے کہ چلو مجھے کیا ہے؟ اسی کا نقصان ہوگا یا اس کو تکلیف پہنچے گی بلکہ آگے بڑھ کر فوراً اپنے مسلمان بھائی کی خیر خواہی کرتے ہوئے اس کی راہنمائی کیجئے تا کہ آپکا مسلمان بھائی پریشانی سے بچ سکے اور آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر وثواب کے حقدار بن جاؤ گے یہ نا صرف کہ آپ کے لئے مفید ہے بلکہ ذمہ داری بھی ہے جیسا کہ مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔